

66391- اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے

سوال

کیا حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے یا کہ اس کے لیے روزہ رکھنا اور مشقت برداشت کرنا افضل ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

جو شخص روزے کی مشروعیت میں تامل اور غور کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزے کو آسان مشروع کیا ہے، اور اس میں آسانی اور سہولت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزے کی آیات میں فرمایا:

﴿اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا﴾ البقرة (185).

اور جب روزے دار پر اتنی زیادہ مشقت ہو جائے کہ اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس وقت اس کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسافر کے متعلق جس نے شدید مشقت کی حالت میں روزہ رکھا ہوا تھا فرمایا:

"سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1946) صحیح مسلم حدیث نمبر (1115)

اور جب کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مشقت کے ساتھ سفر میں روزہ رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"یہ روزے سے ضرر اور نقصان پہنچنے والے پر محمول ہے" انتہی

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو معاملوں میں سے آسان اور سہل کو اختیار کرتے، جب وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے اس سے زیادہ دور ہونے والے ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3560) صحیح مسلم حدیث نمبر (2327)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اس میں آسان اور سہل معاملہ کو لینے اور اس پر عمل کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، جبکہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو۔ اھ

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلاشبہ جس طرح اللہ تعالیٰ یہ ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے اسی طرح یہ بھی پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے"

مسند احمد حدیث نمبر (5832) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (564) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو یہ دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مکلف پر عبادت جتنی آسان ہوگی وہ مقاصد شریعہ کے اتنی ہی زیادہ قریب ہوگی۔

دوم :

علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ جس مریض پر روزہ رکھنا مشقت ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے، بلکہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ تو کہتے ہیں :

"اسکے لیے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، اور جاہل ہی روزہ رکھتا ہے۔ اھ

دیکھیں : تفسیر القرطبی (276/2)۔

اور "المغنی" میں ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مریض کے لیے روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے جس کے لیے روزہ رکھنے میں مشقت ہو۔

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ المقدسی (404/4)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ "الشرح الممتع" میں کہتے ہیں :

اس سے ہم بعض مجتہدین اور مریضوں کی غلطی کا علم ہوتا ہے جن پر روزہ رکھنا مشقت ہے، اور ہوسکتا ہے انہیں نقصان بھی دے، لیکن وہ روزہ چھوڑنے سے انکار کرتے ہیں، تو ہم یہ کہیں گے :

یہ لوگ غلطی پر ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا کرم قبول نہیں کیا، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دی گئی رخصت قبول نہ کر کے اپنے آپ کو تکلیف دی ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو﴾۔ النساء (29)۔ انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (352/6)۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1319) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اس سے ظاہر ہوا کہ حاملہ عورت اور اسی طرح دودھ پلانے والی پر جب روزہ مشقت کا باعث ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، بلکہ علماء کرام نے تو صراحتاً بیان کیا ہے کہ جب عورت کے پیٹ میں یا دودھ پیتے بچے کے لیے روزہ نقصان کا باعث بنے تو اس کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ نے "احکام القرآن" میں کہا ہے :

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ رکھنا انہیں یا ان کے بچے کو نقصان دینے سے خالی نہیں، ان میں سے جو بھی ہو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل اور بہتر ہے، اور ان دونوں کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

اور اگر روزہ نہ تو انہیں نقصان دے اور نہ ہی بچے کے لیے ضرر کا باعث ہو تو انہیں روزہ رکھنا ہوگا، اور ان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

دیکھیں: الاحکام القرآن (252/1).

اور ایک دوسری جگہ پر ان کا کہنا ہے :

مریض شخص اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت، اور ہر وہ شخص جس کے متعلق خدشہ ہو کہ روزہ اس کے لیے ضرر کا باعث ہے، یا بچے کو ضرر کا اندیشہ ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیے؛ کیونکہ روزہ کے ضرر اور مشقت کا احتمال تنگی اور مشکل کی ایک قسم ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے سے ہمیں تنگی اور مشکل میں ڈالنے کی نفی کی ہے، اور یہ اسی کی نظیر ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان اور سہل کو اختیار کرتے تھے۔

دیکھیں: احکام القرآن (307/1).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ تعالیٰ "الفروع" میں لکھتے ہیں :

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنے آپ یا بچے پر ضرر کا خوف ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے.....

دیکھیں: الفروع (35/3).

اور ابن عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ :

اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنے حمل یا بچے کو دودھ پلانے میں ضرر کا خدشہ ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں، بلکہ وہ فدیہ ادا کرے گی، اور اگر کوئی خطرہ نہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہیں۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

"حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم مریض کا حکم ہی ہے، جب ان دونوں کے لیے روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو ان دونوں کے لیے روزہ چھوڑنا مشروع ہے"

دیکھیں: تحفۃ الاخوان باجوبہ مہمۃ تتعلق بارکان الاسلام (171).

واللہ اعلم.